(چند حقائق)

کوکب نورانی اوکاڑوی

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

خمینی

(چند حقائق)

کوکب نورانی اوکاڑوی

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

نام کتاب : خمینی (چند حقائق)

مولف : علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

مرتبہ : مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

سال اشاعت : 1988ء

خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ کی یہ کتاب 1988ء میں مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) جنوبی افریقہ نے انگریزی میں شائع کی تھی۔

پاکستان میں بھی اب تک اس کی اشاعت انگریزی ہی میں ہوتی رہی ہے۔ لوگوں کے بہت اصرار پر اس کتاب کا اُردو متن پیش کیا جا رہا ہے۔

اَللّٰہ رَبُّ محمّد صلّی علیہ وسلّما

اللّٰہ سبحانہ وتعالی کے فضل وکرم سے یہ خادمِ دین وملت صحیح العقیدہ، محمدی، سُنّی، حنفی ،ماتریدی مسلمان ہے اور اولیاء اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہم کے تمام مشہور متداول سلسلوں کا قائل ہے اور خود بھی بفضلہ تعالی چہار سلاسلِ طریقت (نقش بندی، قادری، چشتی، سہروردی) سے وابستہ ہے۔

یہ خادمِ اہلِ سنّت تبلیغ دین کے سلسلے میں افریقی ممالک کے دورے پر آیا تو کچھ نوجوانوں کو ایرانی انقلاب کے قائد خمینی صاحب سے بہت متاثر پایا۔ یہ نوجوان خمینی صاحب سے اس لیے متاثر ہو گئے کہ ایرانی حکومت کا لٹریچر اور خمینی صاحب کی کار گزاریوں کی مبالغہ آمیز خبریں تو ان نوجوانوں تک پہنچیں مگر خمینی صاحب کے عقائد و نظریات سے یہ نوجوان بے خبر تھے۔ چناں چہ اس خادمِ اہلِ سنّت نے ضروری سمجھا کہ ایک مختصر رسالے میں شیعوں کے ثقہ علماء اور خود خمینی صاحب کی اپنی تحریروں سے ان کے عقائد ونظریات نقل کر کے ان نوجوانوں تک پہنچاؤں تاکہ یہ نوجوان حقائق سے آگاہ ہو کر اہلِ سنّت وجماعت کے صحیح عقائد پر قائم رہیں اور اپنے ایمان کا تحفظ کریں۔

حضرت محبوبِ سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف حضرت غوثِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین ص 170 میں فرماتے ہیں:۔ ’’شیعوں کا مذہب یہودیوں سے بہت مشابہت رکھتا ہے، علامہ شعبی کہتے ہیں کہ رافضیوں (شیعوں) کی محبت یہودیوں کی محبت کی طرح ہے۔ یہودی کہتے ہیں کہ آلِ داؤد کے سوا کوئی مرد امامت کے لائق نہیں اور شیعہ اولادِ علی ابن ابی طالب کے سوا کسی مرد کی امامت نہیں

مانتے۔ یہودی کہتے ہیں کہ جب تک دجّال نہ آئے اور کسی آسمانی سبب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ اتریں اس وقت تک اللہ کی راہ میں جہاد درست نہیں اور رافضی کہتے ہیں کہ جب تک امام مہدی نہیں آتے اور آسمان سے ان کے مہدی ہونے کی گواہی نہیں آتی اس وقت تک جہاد فی سبیل اللہ روا نہیں ہے۔ یہودی مغرب کی نماز میں دیر کرتے ہیں یہاں تک کہ ستارے آپس میں گتھ جاتے ہیں اسی طرح شیعہ بھی نماز مغرب میں دیر کرتے ہیں۔ یہودی قبلہ کی سمت سے ہٹ کر ترچھے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں اور شیعہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودی، نماز میں اِدھر اُدھر ہلتے جھومتے ہیں اور رافضی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہودی نماز میں اپنے کپڑوں کو لٹکاتے ہیں اور شیعہ بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ یہودی ہر مسلمان کے خون کو حلال جانتے ہیں اور شیعہ بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہودی، عورت پر (طلاق کے بعد) عدت کی پرواہ نہیں کرتے اور رافضیوں کا بھی یہی حال ہے۔ یہودی، تین طلاقوں میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور شیعہ بھی ایسے ہی ہیں۔ یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اور شیعوں نے قرآن میں تحریف کی۔ اس لیے کہ ان (شیعوں) کا کہنا ہے کہ پہلے ہی سے قرآن میں تغیر و تبدل ہو چکا ہے اور اس کی نظم و ترتیب میں الٹ پلٹ ہو چکی ہے۔ قرآن جس ترتیب سے اترا وہ باقی نہیں اور اب جس طرح پڑھا جاتا ہے اس طرح پڑھنا رسول ﷺ سے ثابت نہیں اور (شیعہ کہتے ہیں کہ) بے شک قرآن میں کمی بیشی کی گئی ہے۔ یہودی، حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فرشتوں میں سے وہ (جبرائیل) ہمارا دشمن ہے۔ اسی طرح شیعوں میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ وحی لانے میں جبرائیل علیہ السلام نے غلطی کی کہ حضرت محمد ﷺ تک وحی لے گیا، حالاں کہ وہ بھیجا ہی حضرت علی کی طرف گیا

تھا۔شیعہ جھوٹے ہیں،قیامت تک ان کے لئے ہلاکت ہے۔"

برصغیر کی ممتاز علمی قدآور شخصیت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے شیعوں کے باطل عقیدوں کے ردّ میں ایک لاجواب کتاب تحریر فرمائی،اس کتاب کا نام "تحفہ اثناءعشریہ" ہے جو عربی، فارسی،اردواورانگریزی ہر چہار زبانوں میں دست یاب ہے اورعرب وعجم میں عام ہے۔اس کتاب سے شیعوں کے چند عقیدے یہاں نقل کررہا ہوں تاکہ مسلمان نوجوان کسی مفتی سے پوچھنے کے بجائے خود اپنے دل ہی سے پوچھ لیں کہ کیاایسے عقیدے کسی مسلمان کے ہو سکتے ہیں؟

شیعوں رافضیوں کے عقیدے

☆ موجودہ قرآن صحیح نہیں،حضور ﷺ کے صحابیوں نے اس میں تغیر وتبدل کیا ہے۔

☆ (شیعوں کے فرقہ غرابیہ کا کہنا ہے کہ)جبرائیل (علیہ السلام) نے وحی پہنچانے میں غلطی کی،وحی حضرت علی کو پہنچانی تھی مگر حضرت محمد ﷺ کو پہنچادی۔

☆ خلفائے ثلاثہ (حضرت ابوبکر صدیق،حضرت عمر فاروق،حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم)ہرگز مومن نہیں تھے اس لیے وہ مسلمانوں کے امیر اور خلیفہ بننے کے لائق بھی نہیں تھے۔

☆ جس کے دل میں حضرت علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کی محبت ہو،خواہ وہ شخص مشرک ہو، یہودی ہو یا نصرانی ہو،وہ جنت میں جائے گا اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ(رضی اللہ عنہم)سے محبت رکھے،خواہ وہ کتنا نیک اور پارسا ہو اور اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت بھی ہو،پھر بھی وہ شخص دوزخ میں جائے گا۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر لعنت کرنے سے اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا بسم اللہ پڑھنے سے ثواب ملتا ہے، اور جو کھانا ان دونوں ہستیوں پر ستر (70) دفعہ لعنت کرنے کے بعد کھایا جائے اس میں بہت زیادہ برکت ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں اور رسولوں کو حضرت علی کی ولایت کی تصدیق کے لیے دنیا میں بھیجا، اگر حضرت علی نہ ہوتے تو نبیوں کو پیدا ہی نہ کیا جاتا۔

☆ اللہ کے نبی جھوٹ بول سکتے ہیں اور بہتان لگا سکتے ہیں۔

☆ حضرت علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) پر وحی نازل ہوتی تھی۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قتل ہو جانے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے (نیکی و بدی لکھنے والے فرشتوں) کراماً کاتبین کو تین دن تک لوگوں کے گناہ لکھنے سے روک دیا تھا۔

☆ تقیہ کرتے ہوئے خود کو سُنّی ظاہر کر کے کسی سُنّی کے پیچھے نماز ادا کرنا، کسی نبی کے پیچھے نماز ادا کرنے کے برابر ہے۔ یعنی تقیہ کرنا اس قدر افضل ہے۔

(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

واضح رہے کہ موجودہ دور میں بہت سے شیعہ ایسے بھی ہیں جو مذکورہ عقائد باطلہ کے بارے میں اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں، جیسا کہ دیوبندی وہابی تبلیغی ازم کے ماننے والے بھی کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کے بڑوں نے اپنی کتابوں میں جو کفریہ اور غلط (☆) باتیں لکھی ہیں، ہمیں ان کا علم نہیں۔ اس کے بارے میں عرض ہے کہ ان کفریہ

(☆) دیوبندیوں، وہابیوں کی کفریہ، غلط باتوں کی تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب "دیوبند سے بریلی، حقائق" ملاحظہ فرمائیں۔

اور قرآن وسنت کے خلاف باتوں کے بارے میں جب تک وہ لوگ حلفیہ یہ اقرار نہ کریں کہ ہم ایسے عقائد ونظریات کو ہرگز نہیں مانتے اور جو ان باتوں کو مانتے ہیں ان کو وہ کافر و فاسق اور گمراہ نہ مانیں، اس وقت تک وہ لوگ بھی ان لوگوں سے علیحدہ اور مختلف تسلیم نہیں کیے جا سکتے، جنہوں نے کفریہ اور باطل عقیدے اختیار کیے اور لکھے اور ان غلط عقیدوں کی تبلیغ واشاعت کی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ کسی کی ایک غلط بات کی وجہ سے اس کی تمام اچھائیوں کو فراموش کر دینا درست نہیں تو ایسا کہنے والے کو شیطان کی مثال پیشِ نظر رکھنی چاہیے جس کی لاکھوں برس کی عبادت، عقیدہ توحید پر یقین اور علم وغیرہ صرف ایک غلطی کی وجہ سے بے سُود ہو گیا۔ واضح رہے کہ مومن و مسلم ہونے کے لیے تمام ضروریاتِ دین کو بہ تمام وکمال ماننا ضروری لازمی ہے اور دین کی کسی ایک قطعی بات کا بھی انکار کافر ہونے کے لیے کافی ہے۔

قارئین کرام! قرآنِ کریم کی صحت وصداقت پر کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ قرآن میرے پیارے نبی کریم ﷺ کا وہ معجزہ ہے جس کے سامنے ساری دنیا عاجز ہو چکی ہے مگر شیعہ مذہب رکھنے والے قرآن کے بارے میں جو رائے رکھتے ہیں وہ ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

شیعہ مذہب کی مشہور کتاب اصولِ کافی، کتاب الحجہ، ص 228، ج اول (مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ، تہران) میں ہے کہ "جابر سے روایت ہے کہ، اس (جابر) نے کہا کہ میں نے ابا جعفر علیہ السلام (امام محمد باقر رضی اللّٰہ عنہ) سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے پورا قرآن اس طرح جمع کیا ہو جیسا کہ وہ (قرآن) اترا تھا، جو کوئی ایسا دعویٰ کرے وہ سخت جھوٹا ہوگا۔ قرآن جس طرح اترا اس

کے مطابق نہ تو کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ کسی نے یاد کیا سوائے علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے اور ان کے بعد آنے والے اماموں نے۔" (معاذ اللہ)

اسی کتاب کی جلد دوم کے ص 633 پر ہے کہ "ابو عبد اللہ (امام جعفر رضی اللہ عنہ) کے سامنے ایک شخص نے قرآن پڑھا اور میں ایسے حروف بھی سنتا رہا جو لوگوں کے (قرآن) پڑھنے کے مطابق نہیں تھے۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا، اس طرح نہ پڑھو، اُسی طرح پڑھ جس طرح لوگ پڑھتے چلے آرہے ہیں یہاں تک کہ امام مہدی ظاہر ہو جائیں۔ جب قیامت کے قرب میں امام مہدی آئیں گے تو اس وقت قرآن اپنی اصل پر پڑھا جائے گا اور وہ قرآن لایا جائے گا جو علی علیہ السلام نے لکھا تھا۔" (معاذ اللہ)

چھٹی صدی ہجری کے مشہور شیعہ عالم ابو منصور طبرسی نے الاحتجاج للطبرسی، ص 254، ج اول، المطبعہ سعید مشہد المقدسہ، ایران اور گیارہویں صدی ہجری کے شیعہ محقق ملا محسن کاشانی نے تفسیر الصافی، ص 32، ج اول، مطبوعہ ایران میں بھی قرآن کی صحت و صداقت کا صاف لفظوں میں انکار کیا ہے۔

شیعہ مذہب میں قرآن کی صحت و صداقت نہ ماننے کے باوجود شیعہ علماء نے قرآن کی تفسیریں لکھی ہیں۔ شیعہ مذہب کے ثقہ مفسر علی بن ابراہیم القمی کی تفسیر قمی ص 35، ج اول (مطبوعہ مؤسسہ دار الکتاب للطباعۃ والنشر قم، ایران) میں قرآنی آیت (بے شک اللہ تعالیٰ کسی حقیر (معمولی) چیز کی مثال بیان فرمانے سے نہیں رکتا (خواہ وہ) مچھر ہو یا اس سے اوپر) کے تحت لکھا ہے کہ مچھر اور مچھر سے بڑے جانور سے مراد کون کون ہیں۔ "مچھر سے مراد حضرت علی اور بڑے سے مراد .... ہیں۔"

قارئین کرام! میری برداشت سے باہر ہے کہ میں شیعہ عالم کی تفسیر کے عربی الفاظ

کا محض ترجمہ کرتے ہوئے بھی اس مقدس ترین ہستی کا نام یہاں اس گستاخانہ تعارف کے حوالے سے لکھ دوں جسے شیعہ عالم نے بیان کرنے کی مذموم جسارت کی ہے۔ (معاذاللہ، ثم معاذاللہ)

قارئین کو میرے اس کرب کا اندازہ نہیں ہوسکتا جو کرب مجھے یہ سب کچھ نقل کرتے ہوئے ہورہا ہے۔ خمینی نے شیطان رشدی کے قتل کا فتوی دیا تو خمینی کے لیے ہر طرف سے نعرہ ہائے تحسین بلند ہونے لگے مگر تحسین و توصیف کے ڈونگرے خمینی پر نچھاور کرنے والے کیا جانیں کہ شیطان رشدی کہ جس گھناؤنے جرم کی پاداش میں خمینی نے اسے واجب القتل قرار دیا ویسے ہی جرم میں خود خمینی بھی ملوث ہے۔ یہ خادمِ اہلِ سنت کسی پر بہتان لگانا گناہِ کبیرہ سمجھتا ہے۔ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ شیعہ علماء کی تمام عبارتیں چھاپہ خانوں کے نام سمیت ان کی اپنی کتابوں سے پوری ذمہ داری کے ساتھ پیش کررہا ہوں۔ ان باتوں کے نقل کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ اسلامی جذبوں سے سرشار میرے سادہ لوح غیور مسلم نوجوان، خمینی کے تذکروں کی چمک دمک سے متاثر نہ ہوں بلکہ حقائق جان کر اس برے مذہب اور اس کے پیروانِ کار سے اپنا بچاؤ کرلیں۔

شیعوں کی مشہور کتاب اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ کے ص 671 میں ہے کہ ''ابو عبداللہ علیہ السلام (امام جعفر) نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام جو قرآن حضرت محمد ﷺ کے پاس لائے تھے اس میں (17,000) سترہ ہزار آیات تھیں''۔ (معاذاللہ) قارئین جانتے ہیں کہ قرآن شریف کی آیات کی تعداد 6,666 ہے، جب کہ شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ 10,334 آیات نکال دی گئی ہیں، اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ

قرآن میں اللہ تعالی نے قرآن کی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا ہے، شیعوں کے مطابق اللہ تعالی اپنا وہ وعدہ پورا نہیں کرسکا۔ معاذ اللہ

شیعوں کی متعدد کتب میں ان کے بڑے بڑے علماء نے یہی لکھا ہے کہ موجودہ قرآن اصلی نہیں ہے اور اس قرآن کے اصلی نہ ہونے کے بیان کا بہتان شیعوں نے اہلِ بیت رسول (ﷺ) کے مقتدر اماموں پر لگایا ہے۔ (معاذ اللہ)

اہلِ ایمان سب بہ خوبی جانتے ہیں کہ متعہ حرام ہے مگر شیعہ مذہب کے معتبر عالم ملا فتح اللہ کاشانی تفسیر منہج الصادقین، ص 493، ج دوم (مطبع انتشارات علیہ اسلامیہ، بازار شیرازی جب نوروز خان) میں حضور ﷺ سے منسوب کرکے یہ لکھتے ہیں کہ "جس نے ایک بار متعہ کیا اسے امام حسین (رضی اللہ عنہ) کا درجہ مل گیا اور جس نے دو دفعہ متعہ کیا اسے امام حسن (رضی اللہ عنہ) کا درجہ مل گیا اور جس نے تین دفعہ متعہ کیا اس نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا درجہ پالیا اور جس نے چار دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ میرے (نبی ﷺ کے) درجے میں ہوگا۔" (معاذ اللہ)

قارئین اندازہ کریں کہ جس مذہب میں حرام کام کو چار مرتبہ کرنے پر نبی کا درجہ دیا جائے، اس مذہب کی گندگی کا کیا حال ہوگا۔ اللہ کریم ہمیں اس برے مذہب اور اس کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔

شیعوں کے شیخ طوسی اور نعمانی، آٹھویں امام حضرت رضا (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ "امام مہدی کے ظہور کی علامت یہ ہوگی کہ وہ آفتاب کے سامنے برہنہ ظاہر ہوں گے اور منادی اعلان کرے گا کہ امیر المومنین دوبارہ آگئے ہیں"۔ اور ملا باقر مجلسی کہتے ہیں کہ "اس ننگے مہدی کی سب سے پہلے بیعت کرنے والے محمد (ﷺ)

ہوں گے۔" (حق الیقین، ص 347، ج دوم، مطبوعہ انتشارات علمیہ اسلامی) اسی کتاب میں ہے کہ "جب ہمارے امام مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ (حضرت سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو زندہ کریں گے اور ان سے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا بدلہ لیں گے۔" (ص 347) (معاذ اللہ)۔ یہی ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں "پس ان دو ملعون مردوں (حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) اور دو ملعون عورتوں (سیدہ عائشہ صدیقہ و سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما) نے رسول اللہ ﷺ کو زہر دینے پر آپس میں اتفاق کیا۔" (معاذ اللہ)۔ (حیات القلوب، ص 610، ج دوم، مطبوعہ انتشارات جاوداں)۔ (اس عبارت کا صاف مطلب یہی ہے کہ قرآن میں اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی جان لوگوں سے بچانے کا جو وعدہ کیا تھا، اللہ تعالیٰ اپنا وہ وعدہ پورا نہ کر سکا۔) خمینی سے متاثر ہونے والے شاید یہ کہیں گے کہ یہ سب باتیں خمینی نے نہیں لکھیں، ان سب سے عرض ہے کہ وہ کشف الاسرار ص 121، مطبوعہ انتشارات مصطفوی، میں خود خمینی صاحب کا اپنا یہ ارشاد ملاحظہ فرمائیں، خمینی کہتے ہیں "وہ فارسی کتابیں جو ملا باقر مجلسی نے فارسی دان لوگوں کے لیے لکھی ہیں، انھیں پڑھتے رہو تا کہ تم اپنے آپ کو کسی اور بے وقوفی میں مبتلا نہ کر لو۔" قارئین فرمائیں کہ کفر کی حمایت بھی کفر ہوگی یا نہیں؟ خمینی صاحب کا یہ ارشاد بھی ملاحظہ ہو، وہ لکھتے ہیں کہ "یہ چیز ہمارے شیعہ مذہب کی ضروریات میں سے ہے کہ ہمارے اماموں کا درجہ وہ ہے جس درجے کو کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پا سکتا۔" ولایت فقیہ ص 58 (مکتبہ انتشارات آزادی قُم سدرہ موزہ)۔ (معاذ اللہ) کیسی دریدہ دہنی ہے یہ۔ الامان الحفیظ۔ ہر مسلمان اچھی طرح جانتا ہے کہ کوئی غیر نبی ہرگز نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

قارئین کرام! ہم اہلِ سنت و جماعت قرآن و سنت کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ کے تمام صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو سچا پکا مومن، قطعی جنتی اور اللہ کے نزدیک بلند مرتبت والا مانتے ہیں، اصحاب رسول کے مومن اور جنتی ہونے کی گواہی اللہ تعالی نے قرآن میں بیان فرمائی اور یہ اصول سب جانتے ہیں کہ اسلامی عقائد کی بنیاد قرآن و حدیث کی خبریں ہیں، کسی امام، مجتہد یا مفتی کی خبر نہیں اور کسی امام مجتہد و مفتی کا قول و فعل اگر کتاب و سنت کے خلاف ہو تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کے سب سے بڑے محدث ملا محمد بن یعقوب الکلینی الروضۃ من الکافی ص 245، ج ہشتم، مطبوعہ تہران میں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اپنا شیعی عقیدہ لکھتے ہیں کہ " نبی ﷺ کے بعد مقداد بن اسود، ابو ذر غفاری اور سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہم و برکاتہم کے سوا سب صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔" (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔ اسی کتاب کے اگلے صفحے 246 پر لکھتے ہیں کہ "شیخین (حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) توبہ کیے بغیر دنیا سے چلے گئے اور ان دونوں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ کیا اسے کبھی یاد تک نہیں کیا، پس ان دونوں پر اللہ تعالی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔" (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) ہم اہلِ سنت و جماعت ایسے عقیدے پر لعنت بھیجتے ہیں۔

ملا باقر مجلسی، حق الیقین ص 342 پر شدید دریدہ دہنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ " فرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر" (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔ اسی کتاب کے ص 259 پر ملا باقر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اس بے ہودگی کا اظہار کیا ہے کہ "اور بڑی کتابوں میں حضرت عمر کے حسب و نسب کی کمینگی اور ان کے ولد الزنا (حرام زادہ)

ہونے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے،اس رسالے میں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں ہے۔

"(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) یہی ملا باقر اپنی اسی کتاب کے ص 522 پر اپنے خبث باطن کے اظہار کے لیے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا نام استعمال کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ" سائل نے پوچھا کہ مجھے ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کے حال سے آگاہ فرمائیں،امام زین العابدین (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ وہ دونوں (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کافر تھے، جو کوئی ان دونوں (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کو دوست رکھے وہ بھی کافر ہے۔"(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

یہ اسی ملا باقر مجلسی کی ہفوات وخرافات اور ہذیانات ہیں جنہیں خمینی صاحب نے پڑھتے رہنے کی تلقین کی ہے۔کیا اس کے باوجود خمینی کو" رہبر ورہنما" قرار دیا جا سکتا ہے؟ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو ماننے والے لوگ خمینی کے بڑے ملا باقر مجلسی کے مطابق کافر ہیں، خمینی نے اپنے اس بڑے ملا باقر مجلسی کی کتابوں کو پڑھنے کی تلقین کر کے ان باتوں کی تائید کی ۔علاوہ ازیں شیعوں کے سب سے بڑے محدث محمد بن یعقوب کلینی نے الروضۃ الکافی ص 285، ج ہشتم (مطبوعہ دارالکتب الاسلامیہ تہران) میں اپنا یہ عقیدہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا نام استعمال کر کے لکھا ہے کہ" ہمارے شیعہ کے سوا سب کے سب لوگ حرام زادے ہیں۔" حق الیقین ص 527، ج دوم میں ہے کہ" جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو دوسرے کافروں سے پہلے سنیوں کے علما کو قتل کریں گے اور مجمع البیان (کتاب) میں بھی حدیث کا یہی مضمون آں حضرت ﷺ سے روایت کیا گیا ہے۔(معاذ اللہ)

حق الیقین، ص 521، ج دوم میں ان لوگوں کو" ناصبی" کہا گیا ہے جو حضرت

ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی امامت وخلافت کے قائل ہیں اور ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر مقدم سمجھتے ہیں۔ ملا باقر مجلسی اپنی تحریر میں 'ناصبی' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ 'ناصبی (جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر مقدم سمجھتا ہو) وَلَدُ الزِّنا (حرام زادے) سے بھی بدتر ہے، یہ درست ہے کہ اللہ تعالی نے کتے سے بدتر کسی کو نہیں پیدا کیا لیکن "ناصبی" خدا کے نزدیک کتے سے بھی زیادہ ذلیل وخوار ہے۔'' (حق الیقین ص516، ج دوم)

جو لوگ خمینی کے ممدوح ملا باقر مجلسی کے مطابق اپنا حرام زادہ اور کتے سے بھی زیادہ خوار ہونا تسلیم کر سکتے ہیں وہ لوگ خمینی کو اپنا امام یا رہبر و رہنما بھی ضرور تسلیم کر لیں، اللہ کا شکر ہے کہ ہم اہل سنت وجماعت کا ایسے گندے اور باطل عقائد ونظریات سے کوئی تعلق نہیں۔

ملا باقر مجلسی کے بعد خود خمینی صاحب کی اپنی تحریر سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہفوات خمینی ملاحظہ ہوں، وہ لکھتے ہیں: ''وہ لوگ (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) جو کئی برسوں سے اپنی حکومت اور اقتدار کی لالچ میں خود کو پیغمبر (ﷺ) کے دین سے چپکائے بیٹھے تھے اور انہوں نے گروہ بندی کر رکھی تھی، ناممکن تھا کہ قرآن کے فرمودات کے سبب وہ اپنے کام (حکومت کرنے) سے باز آجائیں، جس طرح بھی ہو سکتا تھا انہوں اپنے کام کو انجام دینا تھا یعنی اپنی حکومت کو چلانا تھا۔'' (کشف الاسرار، ص 114)، مزید لکھتے ہیں کہ: ''وہ لوگ (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) جو دنیا اور حکومت کے سوا اسلام اور قرآن سے کچھ سروکار نہیں رکھتے تھے اور اپنی بری نیتوں کو پورا کرنے کے لیے قرآن کو آڑ اور وسیلہ بنائے بیٹھے تھے۔'' (کشف

الاسرار ص 114)۔اپنی اسی کتاب کے آخر میں خمینی نے یہ عنوان قائم کیے ہیں۔(1)
"مخالفت ہائے ابوبکر با نقصِ قرآن" (2) "مخالفتِ عمر با قرآنِ خدا" (کشف
الاسرار ص 114،ص 117)۔اسی کتاب کے ص 120 پر اہلِ سنّت و جماعت کے
بارے میں عنوان کے الفاظ یہ ہیں "یک نظر بہ گفتار یاوہ گویاں" (یاوہ گوئی کرنے
والے (اہلِ سنّت و جماعت کی) باتوں پر ایک نظر)۔حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ
عنہ کے بارے میں خمینی صاحب خرافات لکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بھی اپنے
قلم کو قابو میں نہ رکھے، چناں چہ وہ لکھتے ہیں کہ: "ہم اسی خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو
خدا جانتے ہیں، جس کے کام پختہ عقل پر مبنی ہوں اور جو عقل کے فیصلے/ کہنے کے خلاف
معمولی سا کام بھی نہ کرے، نہ ایسے خدا کو جو خدا پرستی کی بلند بنیاد پر عدالت و دین داری
کی عمارت بنائے اور خود ہی اس کی خرابی و بربادی کے درپے ہو جائے اور یزید اور معاویہ
اور عثمان اور ان جیسے غارت گروں، بدمعاشوں کو لوگوں کی سرداری و حکومت دے
دے۔" (کشف الاسرار ص 107) (معاذ اللہ)

قارئین نے ملاحظہ فرمایا کہ خمینی صاحب نے "غارت گر اور بدقماش" کا لفظ یزید
پلید کے ساتھ ساتھ صحابیِ رسول امیر معاویہ اور امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما
کے لیے بھی استعمال کیا اور خمینی صاحب ایسے بے قابو ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کو جاننے اور
اس کی پرستش کرنے کے ہی منکر ہو گئے کیوں کہ حضرت عثمان غنی کو سرداری و حکومت اللہ
تعالیٰ ہی نے عطا کی تھی، خمینی صاحب نے اپنی اس تحریر میں اللہ تعالیٰ کے لیے جو بدزبانی
کی ہے اس میں مجوسیوں (آتش پرستوں) کے عقائد (کہ خیر و شر ہر دو کا خدا الگ ہے)
کی خوبو محسوس ہو رہی ہے۔اللہ کریم ہمیں ایسے برے عقائد سے اور ایسے برے عقائد

والوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

وہ مختصر پمفلٹ میرے پاس محفوظ ہے جس میں جناب خمینی کا یہ ارشاد درج ہے کہ "رسول اللہ ﷺ جس کام کو پورا نہ کر سکے اس کو میں (خمینی) پورا کروں گا۔" یہ پوسٹر پاکستان کی وفاقی مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اسلام آباد کے ایک اجلاس میں بھی تمام شرکاء کی توجہ میں لایا گیا تھا اور پورے پاکستان میں اہلِ ایمان میں اس پوسٹر کے مندرجات کے سبب اشتعال پیدا ہوا تھا۔ (☆) خمینی صاحب کی دیگر تحریریں دیکھی جائیں تو جانے اور کیا کیا کفریات ان میں ملیں۔ اس مختصر تحریر میں جو حقائق بیان کیے گئے ہیں، مجھے یقین ہے کہ ان حقائق سے آگہی کے بعد سب اہل ایمان ضرور یہ اعتراف کریں گے کہ خمینی صاحب اور ان کے شیعہ مذہب کا قرآن و سنّت سے کوئی تعلق نہیں۔

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے و آخری رسول ﷺ کی امت میں صحیح العقیدہ اہلِ سنّت و جماعت بنایا ہے۔ ہم نبی پاک ﷺ کے تمام صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ عظام (رضی اللہ عنہم) کی محبت کو سرمایۂ ایمان اور ذریعہ نجات سمجھتے ہیں اور قرآن و سنّت کی خبروں پر کامل یقین رکھتے ہوئے گواہی دیتے ہیں کہ خلیفۂ رسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق، امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی، امیر المومنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ اور تمام اصحابِ نبی رضی اللہ عنہم اجمعین اور تمام ازواجِ رسول، امہات المومنین اور تمام اہلِ بیتِ رسول رضی اللہ عنہم امت مسلمہ کی بزرگ ترین ہستیاں ہیں، ان کی عظمت و صداقت، عدالت و دیانت

(☆) اس پمفلٹ کا عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

، ایمان وتقوی، زہد وعبادت، علم وفضل اور سیادت وامامت میں کسی شبہے کی گنجائش نہیں،
یہ سب اللہ کے محبوب ومقرب بندے ہیں اور ان سب کی محبت عین ایمان ہے اور ان
میں سے کسی کی گستاخی وبے ادبی ایمان کے لیے سم قاتل اور اللہ تعالی اور اس کے رسول
ﷺ کی ناراضی کا موجب ہے۔ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ قرآن کریم اپنے نزول سے
لے کر آج تک اپنی اصل میں موجود ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر وتبدل ناممکن ہے
کیوں کہ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے لیا ہے اس لیے یہ تصور ہی باطل ہے
کہ قرآن میں کوئی تغیر وتبدل ہوا ہے یا ہوسکتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کے کسی
ایک حرف کی صحت وصداقت پر شبہ بھی کفر ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہر وہ فرقہ جس نے
قرآن کریم کی تکذیب کی، احادیث نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی تکذیب وتردید
کی، رسول اللہ ﷺ کی گستاخی وبے ادبی کی، ازدواج رسول، اصحاب رسول، اہلِ بیت
رسول اور اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی وبے ادبی کی، وہ اہلِ ایمان میں سے نہیں،
ہمارا ایمان ہے کہ صحیح العقیدہ اہلِ حق، اہلِ سنت وجماعت کے سوا باقی تمام فرقے اپنے
غلط عقائد کی وجہ سے بے دین اور گمراہ ہیں۔ اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے ہمیں مذہب
حق اہلِ سنت وجماعت پر کمال استقامت عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وبارک وسلم اجمعین

بندہ ! کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ
1988ء
جنوبی افریقا

فرزندانِ اسلام کی توجہ کیلئے

ذیل میں تہران ٹائمز مورخہ ۹ جون ۱۹۸۰ء بروز اتوار ایران کا وہ متن مع اردو ترجمے کے قابل غور ہے جو کہ مسٹر خمینی نے اپنی تقریر میں ایران ٹیلیویژن کے قومی افتتاح کے موقع پر اُس دن کی جس دن ان کے امام حاضر و امام دوراں کا یوم پیدائش (۱۵ شعبان) تھا۔ ملت اسلامیہ کے فرزندوں سے اپیل ہے کہ موجودہ صدی کے اس نام نہاد امام وقت کے الفاظ پر غور کرکے اپنے لئے لائحہ عمل اجتماعی طور پر خود مرتب کریں نیکی کی قوتوں کا ساتھ دیں اور کذابوں دجالوں کو بتا دیں کہ فرزندانِ اسلام خاتم المعصومین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت برقرار رکھنے کے لئے ہر قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ ہر بدگو ملعون خواہ وہ کوئی بھی ہو اور کسی بھی مرتبہ کا مالک ہو اس کو پھر دوبارہ ایسی باتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

فقط اُمتی کا فرد عاصی عار

TEHRAN TIMES

VOL. II No. 29 — SUNDAY JUNE 29, 1980 — PRICE 20 RIALS

TEHRAN – Imam Khomeini inaugurating National Television's second network delivered yesterday a message marking the birthday of the 12th Imam, Hazrat Mehdi, the Imam Zaman (the Imam of the entire human race).

"The Imam Zaman will bear the message of social justice for transforming the entire world, a task that even the Holy Prophet Mohammad was not wholly successful in achieving," Imam Khomeini said.

"If the celebrations for our Holy Prophet is the greatest for Moslems, the celebrations for the Imam Zaman is the greatest for all humanity. I cannot call him leader because he was more than this, I cannot call him first because there is no second," the Imam declared.

لفظی ترجمہ — تہران ٹائمز — جلد ۱۱ نمبر ۲۹ اتوار ۹ جون سنہ ۱۹۸۰ء

تہران

قومی ٹیلیویژن کے دوسرے مرحلے کے افتتاح کے موقع پر امام خمینی نے تہران میں فرمایا کہ بارھویں امام زمان حضرت مہدی پیدا ہو چکے ہیں۔ جو تمام انسانیت کے لئے امام ہیں، امام زماں معاشرتی انصاف کی تبلیغ کریں گے۔ یہ وہ کام ہے جس میں حضرت محمد بھی پوری طرح کامیاب نہ ہو سکے۔ امام خمینی نے کہا۔

اگر حضرت محمد کا جشن مسلمانانِ عالم کے لئے عظیم ہے۔ تو جشن امام تمام انسانیت کے لئے عظیم ترین ہے۔ میں انہیں لیڈر نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ میں انہیں اوّل بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ ان کا کوئی ثانی نہیں۔ خمینی نے کہا۔